مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق فروری ۲۰۲۳ء

عالم باعمل سے شیطان گھبراتا ہے

''ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے'' کسی بستی کے اندر ہزار عابد ہیں تو شیطان کو کوئی فکر نہیں کہ ہزار آدمی جنت میں جائیں گے؛ کیونکہ ان کو آسانی سے گمراہ کرسکتا ہے، جیسے کسی بستی میں دس بیس مالدار ہوں تو چور ڈاکوؤں کو ان سے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہوگی، ان سے پریشان نہیں ہوں گے؛ بلکہ وہ کہیں گے کہ اچھا ہے، جب چوری کرنا ہوگی تو کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، یہیں پر اپنا کام کرلیں گے، لیکن اگر کوئی کوتوال ہو، سپرنٹنڈنٹ ہو تو اس سے گھبراتے ہیں ضلع بھر کے بدمعاش، اسی طرح اگر ایک عالم باعمل ہوتا ہے تو شیطان اس سے گھبراتا ہے، ڈرتا ہے؛ کیونکہ وہ برسوں کے مکروفریب کو تھوڑی دیر میں توڑ دیتا ہے، اس کی وجہ سے کتنے بندگانِ خدا راہ یاب ہوتے ہیں۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیرِ سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق فروری ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۴

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الشمائخ عارف باللہ مُحیِ السُّنّہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہم	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۱۰
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ	۱۷
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۱۸
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۲۰
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ	۲۵
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نوراللہ مرقدہٗ	۲۷
۱۰	دردِ محبت	سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

نیکی وبدی کے اثرات

حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہم

جس معاشرے اور سوسائٹی میں قانون نافذ ہو، جرم کرنے پر سزا ملنے کا یقین ہو تو وہ معاشرہ جرائم سے، برائیوں سے محفوظ ہونے لگتا ہے اور جہاں جرم کی سزا کا اندیشہ ہی نہ رہے اور نہ ہی کچھ اچھا کرنے پر انعام اور اس کی حوصلہ افزائی کا یقین ہو تو وہ معاشرہ جرائم سے بھر جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے قانونِ عدل سے جب مسلمان بے خبر ہو جاتا ہے اور اس قانونِ عدل سے ناواقف ہو جاتا ہے، لاعلم ہوتا ہے تو اس کی زندگی کے اندر اللہ کی نافرمانیاں اور اس کے گھر کے اندر بھی اللہ کا حکم ٹوٹتا رہتا ہے، اگر مسلمان کے دل ودماغ میں اللہ کے قانونِ عدل کا تصور صحیح ہو اور اس کا یقین ہو تو مسلمان کی زندگی گناہوں سے پاک اللہ کی نافرمانی سے محفوظ ہو سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھانے کیلئے فرمایا کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی گناہ نہیں بھلایا جاتا، جس ذات نے نیکی پر انعام اور گناہ پر سزا دینی ہے، وہ ذات غافل نہیں ہے، اس سے نہ کوئی نیکی چھپی ہوئی ہے اور نہ کوئی برائی اس کے علم اور اس کی نظر سے اوجھل ہے، جس ذات نے بدلہ دینا ہے وہ سوتی نہیں ہے۔ اب خیال رکھنا جو آج بوؤ گے وہ کل کاٹنا پڑے گا، نیکی کا درخت لگایا ہے میٹھا پھل ملے گا اور قسم خدا کی! گناہ کا کانٹا آپ نے زمین پر رکھا ہے تو اس کی چبھن زندگی میں ضرور آئے گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی قانونِ عدل اور انصاف کا قانون ہی نہ ہو، ممکن نہیں ہے۔

کوئی شخص اللہ کی نافرمانیوں میں زندگی گذارے اور سلامتی سے دور نہ ہوجائے، عافیتوں سے دور نہ ہوجائے، عافیت اس سے کوسوں دور ہوجاتی ہے اور کوئی شخص عافیت کی زندگی گذارنا چاہتا ہے، سلامتی کی زندگی گذارنا چاہتا ہے، اس کی باڑ ہے، اس کی حفاظت کا نقشہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا، فرمایا وہ گناہوں سے پاک زندگی ہے، وہ تقویٰ اور پرہیزگاری، اگر دائمی سلامتی چاہتے ہو دائمی عافیت چاہتے ہو اپنی زندگی کو پرہیزگاری پر لے آؤ اور اپنی زندگی کو مصیبت میں لانا چاہتے ہو، آفات کا شکار ہونا چاہتے ہو، بے چینی اور بے سکونی کی زندگی دیکھنا چاہتے ہو، نفرتوں اور ٹوٹ پھوٹ کا نقشہ دیکھنا چاہتے ہو پھر کرتے رہو اللہ کی نافرمانی۔ پھر اللہ کی نافرمانیوں پر یہ سزا ضرور آئے گی، دیر سویر ہوگی، لیکن اس ذات کا یہ قانونِ عدل ہے، انصاف کا قانون ہے کہ گناہ کی سزا ضرور آتی ہے، ایسا نہیں ہوتا بھائی! کوئی شخص گناہ کرتا رہے سزا نہ ملے، ایسا نہیں ہوتا۔ نافرمانی کرے گا، سزا آئے گی، یہ الگ بات ہے کہ یہ اتنا بے حس ہے کہ اسے اس سزا کا احساس ہی نہیں ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوجاتی ہے تو میں اس کا اثر اپنی باندی اور اپنی سواری میں دیکھتا ہوں، باندی میری اطاعت سے غافل ہوجاتی اور سواری صحیح نہ چلتی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے بصیرت دی تھی، نگاہیں دی تھیں، پاکیزہ زندگی دی تھی اور احتساب کرنے کا مزاج دیا تھا، لیکن یہاں تو اللہ کی طرف سے تھپڑ بھی لگتا ہے، سزا بھی ملتی ہے، ہوش پھر بھی نہیں آتا۔ میرے گناہ کی سزا ہوسکتی ہے، یہاں یہ احساس ہی ختم ہوگیا، لیکن اللہ کا

انصاف کا قانون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی امت کو بتلایا اور سمجھایا کہ دیکھو! نیکی پرانی نہیں ہوتی، اس کا پھل بڑا میٹھا ہوتا ہے، اس کی خوشبو بڑی اچھی ہوتی ہے اور دیکھو! گناہ نہیں بھلایا جاتا، تم نے خلوتوں میں کیا ہے، تنہائیوں میں کیا، لوگوں کی نظر نہیں پڑی قانون کی رسائی نہیں، اس ذات نے دیکھا ہے، اس ذات کے علم میں ہے جوانی کی سزا بڑھاپے میں مل سکتی ہے، سالوں پہلے کا ری ایکشن سالوں بعد ہوسکتا ہے، لیکن گناہ کی سزا آئے گی۔

''مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ'' دیر سویر ہوسکتی ہے، آج جو مسلمان گناہوں پر جرأت کرتا ہے اور اسے اللہ کی نافرمانی پر جو حوصلہ ملا ہوا ہے، اللہ کے اس قانون سے غافل ہے، ورنہ دنیا کے بونے حکمرانوں کے قانون کا ڈر ہو تو سوجتن کرتا ہے جرم سے بچنے کی اور اپنا جرم چھپانے کی اور یہاں تو علانیہ گناہ ہوتا ہے، یہاں تو گناہ پر فخر کیا جاتا ہے، یہاں تو اسٹیٹس بن گیا ہے، یہاں تو بڑائی کا معیار گناہ بن گیا ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ کے اس قانون سے بے خبر ہیں کہ سزا آتی ہے، اگر کسی مسلمان کو یقین ہوجائے کہ اس ذات کا یہ قانون ہے کہ سزا آئے گی، یقین جانئے! رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، چین نہیں آئے گا، جیسے کوئی آدمی زہر کھالے اور یقین ہوتا ہے کہ اس کا ری ایکشن آئے گا۔ بتایئے! بچہ غلطی سے کھالے تو ماں کو سکون آئے گا؟ باپ کو سکون آئے گا؟ اور جب تک اس کے اثرات ختم نہ کرلے، گھر میں چین نہیں ہے، اگر مسلمان کو یقین آجائے کہ اس گناہ کے زہر کا اثر ہے تو کہاں وہ اپنی زندگی میں برداشت کرسکتا ہے، کہاں اپنے بچوں میں برداشت کرسکتا ہے، کہاں اپنے نظروں کے سامنے اللہ کی نافرمانی برداشت کرسکتا ہے، چین نہیں آئے گا، اس لئے کہ قدرت کا تھپڑ پڑسکتا ہے، سزا آسکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی ایمان کی علامت ہے کہ اس نے اللہ کو پہچانا ہے، اس نے اللہ کی قدرت کو پہچانا ہے، اسے اللہ کی معرفت نصیب ہے، یہ اللہ کے قانونِ انصاف سے باخبر ہے، اسے چین نہیں آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے پتا چلے گا کہ ایمان ہے بھی یا نہیں تو فرمایا جب تو نیکی کرے اور خوش ہوجائے اور تجھ سے گناہ سرزد ہوجائے، پریشان اور بے چین ہوجائے، یہی تو ایمان کی علامت ہے، اگر بچہ جرم میں مبتلا ہوجائے اور دنیا کے حکمرانوں کے جرم میں مبتلا ہوجائے، بتایئے! کیا گذرتی ہے ماں باپ پر؟ کیونکہ اس کی سزا کا اس کے ری ایکشن کا یقین ہے تو کیا حالت ہوتی ہے اور اس کیلئے کتنا فکرمند ہوتا ہے اور بادشاہوں کے بادشاہ کی نافرمانی اور وہ بھی علانیہ اور وہ کھلے عام اور وہ بھی جرأت کے ساتھ۔ وہ بھی اسٹیٹس کیلئے۔ یہ صرف اللہ کے اس قانون سے بے خبری کا نتیجہ ہے، لیکن سزا تو آرہی ہے، اس کی آفات تو آرہی ہیں، اس کی تباہی اور بربادی تو گھر گھر کے اندر ہے، کیا امیر کیا غریب کیا مرد کیا عورت کیا شہری کیا دیہاتی کیا دولت مند کیا مسکین آج اس کاری ایکشن سب دیکھ رہے ہیں، سب پریشان ہیں، سب کی زندگیوں میں بے چینی اور بے سکونی ہے۔

جب گناہ انفرادی ہوگا تو سزا بھی انفرادی ہوگی اور جب گناہ اجتماعی ہوگا اور معاشرتی سطح پر ہوگا، قومی سطح پر ہوگا، سزا بھی اجتماعی ہوگی، جب گناہ چھپا ہوا ہوگا تو سزا بھی چھپی ہوئی آئے گی اور اگر گناہ علانیہ ہوگا تو پھر سزا بھی علانیہ ہوگی۔ اللہ کا یہ قانونِ انصاف ہے، جیسا جرم ہے ویسی سزا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو

آگاہ کیا، خبردار کہ دیکھو گناہ کر کے بھولنا یا گناہ نہیں بھلایا جاتا، تم بھی نہ بھولنا، کوشش کرنا، جلدی اس کے اثرات مٹالینا، ورنہ اس کاری ایکشن زندگی میں آئے گا، گھر میں آئے گا، اولاد میں آئے گا، اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں آئے گا، اس کے اثرات مٹالینا بھلایا نہیں جاتا اور جس ذات نے یہ بدلہ دینا ہے، وہ کونسی غافل ہے، وہ کونسی بے خبر ہے، وہ کونسی سوتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بوؤ گے وہ کاٹنا پڑے گا، چاہے مہینے بعد کاٹو، سالوں بعد کاٹو، بڑھاپے میں کاٹو، آج کاٹو، کل کاٹو، کاٹنا پڑے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب بات فرمائی جب کسی گھر میں کسی گھر کا کوئی فرد کسی کی عزت اور آبرو خراب کرتا ہے تو فرمایا یہ برائی اس کے گھر پر قرض ہوتی ہے، کوئی نہ کوئی عورت اس قرض کو چکائے گی، اگر کوئی مرد کسی گھر کا، کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرتا ہے تو یہ اس گھر کی عورتوں پر قرض بن جاتا ہے، کوئی نہ کوئی اس گندگی کے اندر ضرور مبتلا ہوگی۔ ایک واقعہ لکھا کہ ایک شخص سونے کا کام کرتا تھا۔ ایک خاتون آئی اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس نے اس سے لذت لی، گھر واپس آیا، اپنی اہلیہ کو روتے ہوئے دیکھا اس نے کہا: ''کیا ہے؟'' کہا ہمارا ہی ایک خادم جس پر اتنا اعتماد اور کئی سالوں سے ہمارے پاس ہے، آج جب میں نے اس سے پانی مانگا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو اس کی آنکھوں سے فوراً آنسو بہنے لگے اور کہا جو میں نے وہاں کیا اس کاری ایکشن میں نے گھر میں دیکھا، جو مجھ سے وہاں ہوا اس کاری ایکشن گھر پر ہوا ہے۔

جو ہوتا ہے ناں اس کاری ایکشن ہوتا ہے، وہ دوسری بات ہے کسی کو سمجھ میں

آئے یا نہ آئے کسی کو اس کا احساس ہو یا نہ ہو، لیکن گناہوں کا ری ایکشن ہوتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے، اللہ کے رسولؐ کی بات ہے کہ اس کا اثر زندگی میں ضرور پڑتا ہے۔ کمزوریاں ہیں، خطائیں ہیں، گناہ ہیں، لیکن توبہ کا تریاق بھی تو ہے، سچی استغفار کا تریاق بھی تو ہے، تاکہ ان گندگیوں کا ری ایکشن میرے گھر میں نہ آئے، ان گندگیوں سے جو آفات ہیں اس سے میرا گھر میری زندگی محفوظ رہے، تریاق بھی موجود ہے، اس لئے کبھی کسی گناہ کو جان بوجھ کر نہ کرو، اس لئے کہ گناہ بُرا ہے۔

لیکن بدترین گناہ ہے اصرار کرنا، گناہ بری چیز ہے، لیکن بدترین چیز کیا ہے؟ گناہ پر اصرار کرنا۔ اور اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ گناہ علی الاعلان اور گناہ فخریہ ہو، گناہ کو اپنے لئے عزت کا باعث سمجھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ میری ہر امتی کی معافی ہوگی، لیکن جو علی الاعلان کھلے عام میری بغاوت پر اُتر آئے ہیں، ان کی معافی نہیں تو بغاوت کی بات ہے ناں کہ اس کی سلطنت میں رہ رہا ہے اور اس کی نافرمانیوں پر دندناتا اور فخر کر رہا ہے۔ سلطنت اُس کی ہے، کھاتا اُس کا ہے، پیتا اُس کا ہے، نعمتیں اُس کی استعمال کرتا ہے اور پھر اُس سے مقابلہ۔ بڑی ہمت کی بات ہے۔ اللہ کہتا ہے بڑی ہمت ہے آگ پر صبر کرو گے، مرنے کے بعد تو جہنم کی آگ ہے اور دنیا کی آگ کیا ہے؟ بے چینی اور بے سکونی، دنیا میں کیا آگ ہے؟ بے چینی اور بے سکونی کی اور گھروں کے ٹوٹ پھوٹ کی۔

سعودیہ میں ہر دس منٹ کے بعد ایک گھر ٹوٹ رہا ہے۔ مغرب کو چھوڑیئے وہاں تو ہر دوسرا بچہ حرام کا ہے، وہاں تو ایک منٹ میں دو آدمی خودکشیاں کر رہے ہیں۔ یہ

نئی نسل نشہ آور دوائیں کیوں استعمال کرتی ہیں؟ بے سکونی ہے، بے چینی ہے، کسی کروٹ سکون نہیں ہے اور بے سکونی کی وجہ معاش نہیں، معاشی بوجھ نہیں ۱۸ سے ۲۰، ۲۲ سال کے بچے پر تو معاشی ذمہ داریاں بھی نہیں ہیں، گناہوں کاری ایکشن ہے۔ آنکھیں ناپاک ہوگئیں، کان گندے ہوگئے، ضمیر ناپاک ہوگیا، جوانی بے حیائی اور گندگیوں میں پڑ گئی، سکون اُٹھ گیا ہے۔

زہر کاری ایکشن سب جانتے ہیں، آگ کاری ایکشن سب جانتے ہیں، ان چیزوں کاری ایکشن سب جانتے ہیں، گناہ کاری ایکشن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کبھی ٹھنڈی سانسوں اپنی زندگیوں میں اپنے کاروبار میں گناہ کو جگہ نہ دیں، کمزور ہیں، غلطی ہوجائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فوراً معافی مانگ لو اور ایسا اللہ کریم ہے تم نے غلطی کی معافی مانگ لی، پھر غلطی ہوگئی، پھر معافی مانگ لی، پھر غلطی ہوگئی، پھر معافی مانگ لی۔

توبہ کی اور ٹوٹ گئی اور توبہ کی اور ٹوٹ گئی توبہ کی اور ٹوٹ گئی، لیکن توبہ کرنا نہ چھوڑی تو میں اس کو پیار دے دیتا ہوں، میں اسے اپنی محبت دے دیتا ہوں، میں اس کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہوں، میں اسے گناہوں کے برے اثرات سے محفوظ کر دیتا ہوں، پاکیزہ زندگی تقویٰ کی زندگی پرہیزگاری کی زندگی ہے، اگر سلامتی چاہتے ہیں، عافیت چاہتے ہیں اور ایمان پر جینا اور مرنا چاہتے ہیں تو گناہوں کی زندگی سے پاک زندگی ہو ہمارے گھروں کی، ہمارے معاشروں میں ایسی مبارک زندگی اللہ نصیب فرمائے۔ آمین

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

صحبت اور کتاب کے متعلق الہامی علمِ عظیم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ (سورۃ العلق)

(اے پیغمبر! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے۔

صحبت اتنی بڑی نعمت ہے کہ ایک لاکھ کتابیں پڑھنے والے میں وہ بات نہیں پاؤ گے جو صحبت یافتہ لوگوں سے پاؤ گے۔ دیکھئے قرآن پاک ابھی مکمل نازل نہیں ہوا صرف ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ'' نازل ہوئی اور نبوت عطا ہوگئی۔ قرآن پاک ابھی ۲۳ سال میں مکمل ہوگا لیکن نبوت آپ کو ایک ہی آیت کے نزول پر مکمل عطا کی گئی۔ نبوت ناقص نہیں دی گئی کہ قرآنِ پاک ابھی مکمل نہ ہوا تو نبوت تھوڑی سی دے دی گئی ہو۔ نہیں! مکمل نبوت عطا ہوئی اور ایسی مکمل ہوئی کہ جس نے آپ کو اس حالت میں دیکھا وہ صحابی ہوگیا اور مکمل صحابی ہوا ہے، ناقص صحابی نہیں ہوا۔ وہ صحابی مکمل آپ نبی مکمل، اگرچہ قرآن پاک ابھی مکمل نازل نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبوت اور صحابیت کتاب اللہ کی تکمیل کے تابع نہیں۔ اگر کتاب صحبت سے زیادہ اہم ہوتی تو ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ'' کے نزول کے وقت ایمان لانے

والے صحابی نہ ہوتے بلکہ یہ ہوتا کہ ابھی تو ایک ہی آیت نازل ہوئی ہے جب پورا قرآن نازل ہوجائے گا تب صحابی بنو گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس وقت ایمان لانے والے صحابہ کا مقام سب سے بڑھ گیا اور وہ ''اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'' کہلائے۔ اور آج پورا قرآن سینوں میں ہے۔ لیکن کوئی صحابی بن کر دکھائے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ صحبت کیا چیز ہے؟ انڈا ایک لاکھ سال تک الگ پڑا رہے تو انڈا ہی رہے گا بلکہ گندا ہوجائے گا اور مرغی کی صحبت میں اکیس دن تک رہے تو حیات آجاتی ہے۔ ایسے ہی جو لوگ بزرگوں کے پاس رہتے ہیں ان کو حیاتِ ایمانی عطا ہوتی ہے۔ صحبت یافتہ عامی کے اخلاق میں اور غیر صحبت یافتہ عالم کے اخلاق میں آپ زمین و آسمان کا فرق پائیں گے۔ بے صحبت یافتہ کہیں دولت سے بک جائے گا، کہیں مال سے، کہیں جاہ سے، کہیں باہ سے اور اللہ کا ولی اور صاحبِ نسبت کبھی بک نہیں سکتا۔ سورج اور چاند سے نہیں بک سکتا، سلاطین کے تخت و تاج سے نہیں بک سکتا، لیلائے کائنات کے نمکیات سے نہیں بک سکتا اور مجانین عالم کی عشقیات سے بھی نہیں بک سکتا۔

اسی لئے بڑے پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے علمائے کرام! مدرسوں سے فارغ ہوکر چھ مہینہ کسی اللہ کے ولی کے پاس رہ لو تا کہ تمہاری نفسانیت مٹ جائے اور للّٰہیت آجائے۔ ایک محدث نے کیا خوب کہا ہے ؎

اگر ملی نہ غلامی کسی خدا کے ولی کی تو علمِ درسِ نظامی کو علم ہی نہیں کہتے

ورنہ ضمیر فروشی اور نفس پرستی رہتی ہے۔ جس کے دل میں خالقِ دل متجلی نہیں اس کا دل، دل نہیں ہے، وہ دلدل میں پھنسا ہوا۔ میرا شعر ہے ؎

صحبتِ اہلِ دل جس نے پائی نہ ہو اس کا غم غم نہیں اس کا دل دل نہیں

صحبت کی قیمت علم سے زیادہ ہے کیونکہ جو پہلے ایمان لائے ان کو نبی کی صحبت زیادہ ملی، ان کا درجہ ان سے بڑھ گیا جو تیس پاروں کے بعد ایمان لائے۔ یہ ہے صحبت کی اہمیت اور جو شیخ اور مربی جتنا قوی النسبت ہوگا اسکے صحبت یافتہ بھی اتنے قوی النسبت ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہ کوئی پیدا ہوگا اس لئے آپ کے صحابہ بھی اُممِ سابقہ کے صحابہ سے افضل ہیں اور اب قیامت تک کوئی بڑے سے بڑا ولی ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا لیکن نسبت قیامت تک سینوں سے سینوں میں منتقل ہوتی رہے گی۔ اس لئے مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں دُعا مانگی تھی کہ اے اللہ! جو ہم میں صاحبِ نسبت نہیں ہیں ان کو صاحبِ نسبت کردے اور جو صاحبِ نسبت ہیں مگر ضعیف اور کمزور تعلق ہے ان کو قوی کردے اور جو قوی النسبت ہیں ان کو اقویٰ کردے یعنی ان کو اس قدر قوی النسبت کردے کہ ان کی صحبتوں سے دوسرے ولی اللہ پیدا ہونے لگیں۔ اس لئے جس شیخ سے تعلق کریں پہلے خوب دیکھ لیں کہ وہ قوی النسبت بھی ہے یا نہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

اسلامی رشتے کے خاص حقوق

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر ''یَرْحَمُكَ اللهُ'' کہہ کر اس کیلئے دُعائے مغفرت کرنا۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ روز مرّہ کی عملی زندگی میں یہ پانچ باتیں ایسی ہیں، جن سے دو مسلمانوں کا باہمی تعلق ظاہر ہوتا ہے اور نشونما بھی پاتا ہے، اس لئے ان کا خاص طور سے اہتمام کیا جائے۔ ایک دوسری حدیث میں سوال کا جواب دینے کی جگہ خود سلام کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور ان پانچ کے علاوہ بعض اور چیزوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں ان پانچ کا ذکر بطورِ تمثیل

کے فرمایا گیا ہے، ورنہ اور بھی اس درجہ کی چیزیں ہیں جو اسی فہرست میں شامل ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی بددین منافق کے شر سے بندۂ مؤمن کی حمایت کی (مثلاً کسی شریر بددین نے کسی مؤمن بندے پر کوئی الزام لگایا اور کسی باتوفیق مسلمان نے اس کی مدافعت کی) تو اللہ تعالیٰ قیامت میں ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا، جو اس کے گوشت (یعنی جسم) کو آتش دوزخ سے بچائے گا اور جس کسی نے کسی مسلمان بندے کو بدنام کرنے اور گرانے کیلئے اس پر کوئی الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کردے گا، اس وقت تک کیلئے وہ اپنے الزام کی گندگی سے پاک صاف نہ ہوجائے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ کسی بندۂ مؤمن کو بدنام رسوا کرنے کیلئے اس پر الزام لگانا اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا ایسا سنگین اور سخت گناہ ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والا اگرچہ مسلمانوں میں سے ہو، جہنم کے ایک حصہ پر (جس کو حدیث میں جسر جہنم

کہا گیا ہے) اس وقت تک ضرور قید میں رکھا جائے گا، جب تک کہ جل بھن کر اپنے اس گناہ کی گندگی سے پاک صاف نہ ہوجائے، جس طرح کہ سونا اس وقت تک آگ پر رکھا جاتا ہے جب تک کہ اس کا میل کچیل ختم نہ ہوجائے۔ حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ گناہ اللہ کے ہاں ناقابلِ معافی ہے، لیکن آج ہم مسلمانوں کا، ہمارے خواص تک کا یہ لذیذ ترین مشغلہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

ترجمہ: حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے (یعنی سب مخلوق کی روزی اور ان کی ضروریاتِ حیات کا حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کفیل ہے، جس طرح کہ کوئی آدمی اپنے اہل وعیال کی روزی اور ان کی ضروریات کا مجازاً کفیل ہوتا ہے) پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہے جو اس کی عیال (یعنی اس کی مخلوق) کے ساتھ احسان کریں۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا

ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَّطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ بنو کہ کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے، بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو اور اگر لوگ بُرا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو (بلکہ احسان ہی کرو)۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دنیا میں خواہ احسان یا حسنِ سلوک کا چلن ہو یا ظلم اور بدسلوکی کا دور دورہ ہو، اہلِ ایمان کو چاہئے کہ ان کا رویہ دوسروں کے ساتھ احسان اور حسنِ سلوک ہی کا رہے، نیز یہ احسان صرف ان ہی لوگوں کے ساتھ نہ کیا جائے جو ہمارے ساتھ احسان کرتے ہوں، بلکہ جو لوگ ہمارے ساتھ برا سلوک کریں، ان کے ساتھ بھی ہم احسان ہی کا رویہ رکھیں۔ ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے میرے پروردگار کا حکم ہے کہ جو مجھ سے قطع رحمی کرے میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں اور جو مجھے نہ دے، جب میرے دینے کا وقت آئے تو میں اس کو بھی دوں“۔

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالقدوس صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی عجیب شان ہے آپ کے گھر فاقہ کی نوبت رہتی تھی کبھی بیوی کہتیں کہ اب برداشت نہیں کچھ انتظام کیجئے فرماتے انتظام ہورہا ہے دریافت کرتیں کہاں فرماتے جنت میں اس کہنے پر وہ راضی ہوجاتیں کیا ٹھکانا ہے اس قوتِ ایمان کا حضرت کی بیوی کے پاس ایک چاندی کا ہار تھا حضرت جب مکان میں تشریف لاتے تو فرماتے کہ مکان میں سے دنیا کی بو آتی ہے مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں مال و دولت نہ ہونا چاہئے۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ کے یہاں ایک بزرگ مہمان تشریف لائے ان سے بیوی صاحبہ نے شکایت کی ایک ہار میرے پاس ہے میں نے اس خیال سے رکھا ہے کہ شاید رُکن الدین صاحبزادہ کی شادی میں دو چار مہمان آجائیں تو ان کو فاقہ کی تکلیف نہ ہو۔ مگر شیخ اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور مجھ کو دق کرتے ہیں ان کو منع کردیجئے شیخ نے ان سے فرمایا کہ میاں تمہیں اپنی دنیا میں سے بو آتی ہے یا ساری دنیا کی مخلوق سے بو آتی ہے آج سے ان کے دق نہ کیجئے گا کیا آپ نے ساری دنیا کا ٹھیکہ لیا ہے اس کے بعد سے حضرت شیخ نے اس ہار کے متعلق بیوی سے کچھ نہیں فرمایا یہ حالت تھی بزرگوں کے احترام اور اتباع کی آج کل یہ باتیں مفقود ہیں بلکہ قریب قریب معدوم کے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اپنے سے کسی بڑے کو دیکھو تو اس کی تعظیم کرو اور یقین کرو کہ تم سے پہلے ایمان لایا اور تم سے پہلے نیک عمل کئے، اور جب اپنے سے چھوٹے کو دیکھو تو اس کی تعظیم کرو اور یقین کرو کہ تم اس سے پہلے گناہ کرنے لگے، حاصل یہی ہے کہ ایک دوسرے سے حُسن ظن رکھے، بڑوں سے اُس طرح اور چھوٹوں سے اِس طرح، ظاہر ہے کہ جب ایک دوسرے سے اس طرح حُسن ظن قائم ہوگا تو پھر آپس میں دوستی و تعلق ہوگا اور یہ بڑی چیز ہے۔

ارشاد فرمایا کہ بدگمانی سے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے بدگمانی کو حرام قرار دیا ہے۔ بدگمانی سے بچنے کیلئے اکابر کا یہ ملفوظ یاد رکھئے کہ ہر نیک گمان پر بدوں دلیل ثواب ملے گا، کیونکہ مؤمن کے ساتھ نیک گمان کا حکم شریعت

میں موجود ہے اور ہر بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل پیش کرنا پڑے گی، تو خواہ مخواہ کیوں مواخذہ کی آفت خریدے اور حُسن ظن سے محبت اور تعلقات میں مضبوطی رہتی ہے۔ جس سے اجتماعی کاموں میں بڑی مدد ملتی ہے اور بدگمانی سے افتراق اور اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اجتماعی طاقت پاش پاش ہوجاتی ہے اور ناقابل تلافی نقصان بدوں کسی حقیقت کے محض بدگمانی سے دین کو پہنچ جاتا ہے۔ اور تمام وبال بدگمانی کرنے والے کی گردن پر ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ اپنے نفس کے ساتھ سوءظن رکھے اور دوسروں کے ساتھ حُسن ظن رکھے۔ مگر معاملہ آج برعکس ہے کہ اپنے ساتھ حُسن ظن اور دوسروں کے ساتھ سوءظن رکھتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ آپس میں بدوں شرعی دلیل ہرگز بدگمانی اور غیبت نہ کرنی چاہئے۔ اس سے نہایت راحت اور پُرسکون زندگی عطا ہوتی ہے اور فراغ قلب سے دین کی خدمت کا موقع ملتا ہے۔

ارشاد فرمایا کہ حسد کی بیماری آجانے سے ہر وقت دل جلتا رہتا ہے۔ جس کے ساتھ حسد ہوتا ہے کہ اس کو دیکھتے ہی دل کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ بیماری آپ ایکسرے سے نہیں معلوم کرسکتے۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

سالک کیلئے خصوصاً اور عوام کیلئے عموماً اس بات کا استحضار لازم ہے کہ میرا وقت کیسے گذر رہا ہے۔ مؤمن کیلئے لازم ہے وقت کی قدردانی۔ اس کو سمجھا یا ہے شارع علیہ السلام نے کہ وقت کیسے گذاریں گے؟ ہم لوگ وقت ضائع کرتے ہیں۔ دنیا میں آنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ ان کی عبادت کرو، احکام پر عمل کرو، کامیاب ہوجاؤ گے۔ آج اُمت اس پر عمل نہیں کررہی ہے، من مانی کررہی ہے۔ کیا فائدہ ہوا؟ ایسے بیعت کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا، یاد رکھو! عادات کی اصلاح، معاملات کی اصلاح، ہر چیز کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اصلاح واجب ہے اور بیعت مستحب ہے۔ اسی لئے ''کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ'' فرمایا اللہ تعالیٰ نے صلحاء کے پاس جاؤ، دیکھو ان کے اخلاق کو، کردار کو، ہر چیز کو۔ اس سے اخذ کرو کہ اصل اللہ کیا چاہتے ہیں؟ وہ چاہتے ہیں کہ سب لوگ نیک ہوجائیں۔ اچھے اخلاق اپنالیں، ہر شخص متبع سنت ہوجائے، رذائل سے پاک ہوجائے اور فضائل سے آراستہ ہوجائے۔ یہ رہتا ہے شیخ کا منشا یہ تواتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آرہا ہے، صحبت صالحین کا اہتمام اور اصلاح اخلاق کے

بعد ہی وہ بندہ مقرب ہوجاتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں ولی اللہ بن گئے۔ اعمالِ صالحہ پر عمل کروگے پابندی سے۔ یہ نہیں کہ کبھی کیا اور کبھی نہیں؛ بلکہ مستقلاً کروگے تو قربِ الٰہی حاصل ہوجائے گی، اور یہ اختیاری بھی ہے۔

شریعت پر عمل آسان ہے۔ اس میں مشقت ہے ہی نہیں۔ اسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَلدِّیْنُ یُسْرٌ'' دین آسان ہے۔ یہ ہماری کمزوری ہے کہ ہم نے دین کو مشکل سمجھا۔ کہتے ہیں صاحب مشکل ہے اس میں نفس کو تنبیہ کرو کہ اے نفس! تم کو اتنے دنوں تک کھلایا پلایا، لباس دیا اور سب کچھ کیا مگر تم نے کوتاہی کی۔ اسی کا نام بیعت ہونا ہے۔ استحضار ہو اس کا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس چیز کا لحاظ رکھو ورنہ یہ حجت بنے گا تم نے ایسا کیوں کیا؟ صرف پڑھنے سے کام نہیں چلے گا، عمل بھی کرو۔ پھر جب تزکیہ نفس کرلوگے، اللہ کا قرب حاصل ہوجائے گا۔ مخلوق تمہاری قدم چومے گی۔ انہی میں سے جنات وغیرہ تابع ہوجاتے ہیں عمل صالح سے تابع بن جاتے ہیں چھیڑ چھاڑ بالکل نہیں کریں گے۔

حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنوں کے بادشاہ تھے، مجھ سے انہوں نے عہد کیا تھا کہ جو آپ کی صحبت میں داخل ہوگا؛ اُسے پریشان نہیں کروں گا۔ حاجی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جو اس سلسلے میں داخل ہوگیا ان شاء اللہ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ فاسق ہو یا فاجر لیکن ہوگا ایمان پر خاتمہ۔ اب کیا چاہئے؟ ایک واقعہ ہے: ایک خاتون تھی بہت بار جن آیا اس پر، سارے عامل فیل ہوگئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے تھے، فرمایا ان کو پاک کرلو، بیعت کرادو۔ حضرت تشریف لائے تھے ہردوئی میں، جیسے ہی وہ پہنچے کہا اچھا میں جارہا ہوں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

روحِ تصوف

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے محمد بن عبداللہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ بواسطہ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے تھے کہ میں نے ابوالحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ جب حضرت ابویعقوب نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ مرض وفات میں تھے تو میں نے اُن سے کہا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔ وہ مسکرائے اور فرمایا کہ مجھ سے کہہ رہے ہو۔ قسم ہے اُس ذات کی جو ذائقہ موت چکھنے سے بَری ہے کہ میرے اور اس کے درمیان بجز حجاب کبریائی کے اور کوئی حجاب نہیں ہے۔ اس کے بعد ہی فوراً انتقال فرما گئے۔ ابوالحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ جب ذکر کرتے تو رویا کرتے تھے اور اپنی داڑھی پکڑ کر کہا کرتے تھے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ مجھ جیسا ایک حجام اولیاء اللہ کو کلمہ شہادت کی تلقین کرے۔

کہا گیا ہے کہ عارف جو کچھ کہتا ہے اس کا درجہ اس سے مافوق ہوتا ہے اور (محض) عالم (جو عارف نہ ہو) جو کچھ زبان سے کہتا ہے اس کا حال اس سے کم ہوتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ عارف جس حال میں ہوتا ہے وہ اکثر ایسا ہے کہ احاطہ تقریر سے باہر ہوتا ہے اس لئے اس کا حال اپنے قال سے بالاتر ہوتا ہے اور (محض) عالم کے پاس اکثر صرف قال ہوتا ہے جو بدرجہ حال اُسے حاصل نہیں ہوتا اس لئے اُس کا درجہ اپنے قال سے کم رہتا ہے۔ (بالکل حق اور سچ ہے)۔

حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارفین کی رِیاء مریدین کے اخلاص

سے افضل ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی مراد اس رِیاءِ شرعی نہیں بلکہ محض لغوی ریاء ہے یعنی اپنے عمل کو مریدین کے نفع کیلئے ان کو دکھلانا اور ان پر ظاہر کرنا۔ اور اپنے ذاتی نفع کے ساتھ جب دوسروں کی نفع رسانی بھی جمع ہوجائے تو ظاہر ہے کہ وہ تنہا اپنے نفس کو نفع پہنچانے سے افضل ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ عارف کون ہے۔ فرمایا کہ پانی کا رنگ وہی ہوتا ہے جو اُس برتن کا رنگ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ عارف وہ ہے جو اپنے واردات وحالات کے تابع ہو۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عارف ابن الوقت (بمعنی مغلوب الحال) ہوتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ ابوالوقت (یعنی اپنے حال پر قابو یافتہ) ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ وہ ہر حال کے حقوق کی رعایت رکھتا ہے کیونکہ تجلیات وواردات کا ادب ہے کہ اُن کے حقوق کی رعایت کی جائے۔ نیز حضرت جامع فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دونوں آخری مقولے اپنے شیخ امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بطورِ متن سنے تھے۔ پھر میں نے اپنے ذوق سے اُن کی مذکور الصدر شرح کردی ہے اور یہ ذوق بھی حضرت شیخ امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے فیض سے مستفاد ہے۔

حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا عارف کسی وقت ایسی حالت پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کو رونا نہ آئے۔ فرمایا ہاں کیونکہ رونا سیر الی اللہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ پھر جب وہ حقائق قرب کی منزل پر مقام کرتے ہیں اور وصول الی اللہ کا ذائقہ اس کے فضل سے چکھتے ہیں تو اُن سے یہ کیفیت بکاء زائل ہوجاتی ہے۔ حضرت جامع دامت فیوضہ فرماتے ہیں کہ اس سے نفس بکاء کی نفی منظور نہیں بلکہ غلبۂ بکاء کی نفی مقصود ہے اور اُس سے بھی بکاء عین کے غلبہ کی نفی مراد

ہے بکاء قلب کی نہیں۔ پھر یہ بھی اکثری حکم ہے قاعدہ کلیہ نہیں کیونکہ سالکین کی استعدادیں اقتضاء احوال میں مختلف ہوتی ہیں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کی حقیقت یہ ہے کہ جفاء محبوب سے اُس میں کمی نہ آئے اور محبوب کے احسان سے اُس میں زیادتی پیدا ہو۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراد جفاء محبوب سے (اس جگہ) یہ ہے کہ ایسے احسانات میں کمی کردی جائے جو مذاق نفس کے موافق ہوں۔ اور اُس کے مقابلہ میں احسان محبوب سے مراد احسانات میں زیادتی کرنا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جفاء کی تفسیر میں الملائم للنفس (یعنی مقتضائے نفس کے مطابق) کی قید سے ایک نہایت اہم اور مفید چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس چیز کو ہم تقلیل احسان کہتے ہیں درحقیقت وہ بھی تقلیل احسان نہیں بلکہ صرف احسان کا عنوان اور رنگ بدلنا ہے کہ وہ تقاضائے نفسانی کے مطابق نہ رہا اگرچہ اس کی مجموعی حالت کے مطابق وہ ہی تکثیر احسان ہے کہ ؎

خواجہ خود روش بندہ پروری داند

اسی کے متعلق ارشاد ہے: ''وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ''

اور اس لئے محققین کا ارشاد ہے کہ

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست

اور اسی کو مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے ؎

اُس کے آغوش غضب میں ہیں ہزاروں رحمت
اُس کے ہر لطف میں ہیں سینکڑوں الطاف و کرم

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

طہارت باطنی بھی ضروری ہے

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ

نقل ہے کہ جب مؤمن گنہگار پل صراط سے گذرے گا اور پاؤں اس کا لڑکھڑائے گا، خدائے برتر کی طرف سے ایک والا نامہ پہنچے گا۔ اس میں لکھا ہوگا کہ جو کچھ تو نے کیا وہ کیا، اور جو کچھ تجھ سے ہوا وہ ہوا، میرے کرم نے روا نہیں رکھا کہ اس وقت ان کی پردہ دری کی جائے۔ جا جا، میں نے تجھ کو اپنے فضل سے بخش دیا ؎

یک نظر از دوست صد ہزار سعادت منتظر وقت ام تا کے آن نظر آید

(دوست کی ایک نظر میں ہزاروں سعادتیں بھری ہوئی ہیں۔ میں اُس وقت کا منتظر ہوں کہ وہ کب آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تم کو دونوں جہاں میں شرف و بزرگی بخشے تمہیں معلوم ہو کہ طہارت کی دو قسمیں ہیں، ظاہری اور باطنی جس طرح طہارتِ جسمانی کے بغیر نماز درست نہیں، اسی طرح طہارتِ دل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ جس طرح بدنی طہارت کیلئے پاک پانی چاہئے، دل کی طہارت کیلئے پاک توحید کی ضرورت ہے۔ نہ کہ ملوث کی، اکلِ حلال، صدقِ مقال، جملہ حواس کا معصیت و خلاف سے پاک ہونا اور دل کا اوصافِ ذمیمہ بغض و حسد، حقد و کینہ وغیرہ سے پاک رہنا، اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے ؎

توحید نہ کارِ آب و خاک است کان در دلِ صاف جانِ پاک است

(مقامِ توحید حاصل کرنا آب و خاک کا کام نہیں۔ اس جگہ تو صاف دل اور پاک جان میں ہے)۔ اس گروہ کے لوگ یعنی مشائخ کرام ہمیشہ جس طرح جامہ و تن کو

ظاہری نجاست سے پاک رکھتے ہیں اسی طرح اپنے دل کو صفاتِ مذمومہ سے پاک رکھ کر توحید سے آراستہ کرتے ہیں۔ اس لئے ”اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ“ (اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے) کی نعمت اُن ہی کیلئے ہے۔ اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دُعاؤں میں جو فرمایا کرتے تھے۔ ”اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ“ (اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر) اشارہ اسی طہارتِ باطنی کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ متیقّن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلِ مبارک میں نفاق کا نقشہ نہیں جم سکتا تھا، مگر وہ نظر جو کراماتِ درجات پر اپنے پڑ جاتی تھی۔ مقامِ توحید میں گویا غیر کا وجود دیکھتی تھی، اس دُعا کا باعث یہی ہوتا تھا۔

چنانچہ مشائخ رحمہم اللہ نے اگر ابتداء میں کرامات کو مریدوں کی آنکھوں کا سرمہ بنایا تو منتہائے کمال میں وہی کراماتِ مکرمہ اللہ تعالیٰ سے ایک حجاب نظر آئی ہے۔ اسی مقام کی باتیں ہیں جو خواجۂ بایزید قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا۔ نِفَاقُ الْعَارِفِیْن اَفْضَلُ مِنْ اِخْلَاصِ الْمُرِیْدِیْن (عارفوں کا نفاق مریدوں کے اخلاص سے بہتر ہے) کیونکہ مرید کیلئے جو ترقی مقام کا درجہ ہے وہ کامل کیلئے حجاب ہے۔ مرید کی ہمت کا یہ تقاضہ کہ کرامات حاصل ہونا چاہئے۔ اور کامل کی ہمت اس کی مقتضی کہ مکرم ملنا چاہئے۔

قرآنِ مجید نے کیا خوب خبر دی ہے۔ ”مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا“ (یعنی وہ دودھ جو تمہاری غذا ہے اگرچہ نجاست اور خون کے درمیان ہے، مگر دونوں کے لوث سے ہم اُس کو بچائے رکھتے ہیں۔ گویا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ وہ توحید جس کو ہم پسند کرتے ہیں نہ دنیا سے ملوث ہو نہ آخرت سے۔ ہر طرح پاک وصاف لے کر ہماری درگاہ تک آؤ۔ اس وقت البتہ مقبول ہو سکتے ہو۔

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

ماہنامہ
دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے معتقدین میں سے جو ان سے ملاقات نہ کرتا اس کو اس خیال سے ڈانٹتے کہ اس کے فیض کا دروازہ بند ہو جائے جس کا نفع اسی کو تھا۔ اپنے حقوق میں خلل کے سبب کسی کو نہ ڈانٹتے، جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ وہ اپنے دوستوں کی اصلاح میں کوشاں رہتے تھے، ان کو فقط اپنے ہی مصالح مقصود نہ تھے۔ یہ خلق ایسا ہے کہ میں اسے اپنے اہل زمانہ میں بہت کم دیکھتا ہوں۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ جب تک معاملات کے احکام شرعی معلوم نہ کر لیتے بازار میں خرید و فروخت کیلئے نہ بیٹھتے۔ نیز اس خیال سے کہ کہیں یہ مشغولیت ان کو اعمال اُخروی سے نہ روک دے۔ کیونکہ جو امر انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرے وہ دونوں جہاں میں غافل کے حق میں نامبارک ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں آتے تو یہ دُعا پڑھتے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ'' یعنی اے اللہ! اس بازار کی خوبی کا میں سوال کرتا ہوں اور کفر اور فسق سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ والحمد للہ رب العٰلمین

مدد یارب مدد یارب

سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

نہیں توبہ کا منہ بایں ہمہ گفتار عصیانی
مگر کرتا ہوں میں جرأت بَرفضل ربانی

تیری رحمت سے یارَب کفر ہے مایوس ہونا
کہ ہے لاتقنطوا خود ہی تیرا ارشاد حقانی

تیرے دریائے رحمت کے مقابل چیز ہی کیا ہے
میری ناپاک قلبی اور میری آلودہ عصیانی

مدد یارب مدد یارب کہ میں نرغہ میں ہوں بے ڈھب
اِدھر نسویل نفسانی اُدھر اغوائے شیطانی

میں مغلوب طبیعت ہوں میں محتاج اعانت ہوں
بہت کوتاہ ہمت ہوں بہت ہے ضعفِ ایمانی

غریق بحرِ غفلت ہوں اسیرِ حرص وشہوت ہوں
بہت محتاج رحمت ہوں دکھادے شانِ رحمانی

عنایت کر عنایت کر عطا اَب استقامت کر
میرے دین کی حفاظت کر میرے ایمان کی نگرانی

بس اب تو خوابِ غفلت سے الٰہی مجھ کو چونکادے
رہوں تا عمر تیری راہ میں سرگرم جولانی

خدایا اپنی قدرت سے کرادے طے کرادے طے
مدارج ہائے ایمانی و عرفانی و ایقانی

میرے مولا میرے قادر میرے مالک میرے ناصر
مدد کر تادم آخر میں مراں با نورِ ایمانی

میرے خالق میرے مالک میرا کر خاتمہ حق پر
بحق شافع محشر عطا کر باغ رضوانی

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

آدابِ قرآن مجید

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کمرہ کے دروازے کے سامنے اندر الماری میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے نکلتے وقت اس کی جانب پشت ہوجاتی ہے تو کیا یہ خلاف ادب ہے؟

جواب: اگر وہ ادب واحترام کے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ تو اس طرح نکلتے وقت اس طرف پشت ہوجانا خلاف ادب نہیں۔

سوال: قرآن کریم اونچی الماری یا دیوار کے طاق پر رکھا ہے تو چارپائی پر اسی کمرہ میں اس کی طرف پیر کر کے لیٹنا کیسا ہے؟

جواب: اگر قرآن شریف پیروں کی سیدھ میں نہیں بلکہ بلند ہے تو اس میں گنجائش ہے۔

سوال: میرے پاس قرآن شریف پاکٹ سائز ہے اور وہ ہر وقت میری جیب میں ہی رہتا ہے کیا میں اس کو پاخانہ میں بھی ساتھ ساتھ رکھ سکتا ہوں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ میں ہر وقت باوضو تو ہوتا نہیں تو اندیشہ ہے کہ میرا ہاتھ میری جیب میں پڑتا ہو کیا یہ جائز ہے یا نہیں مہربانی کر کے کوئی ایسی صورت بتائیں کہ میں قرآن شریف کو ہر وقت ساتھ رکھا کروں اور تلاوت کیا کروں؟

جواب: یہ طریقہ مناسب نہیں کہ قرآن کریم ہر وقت جیب میں رکھا رہے کبھی نا کبھی ناپاک جگہ بھی جانا ہوتا ہے۔ کبھی بے وضو بھی ہاتھ لگ جاتا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نماز کی (۵۱) سنتیں -- سجدہ کی (۱۲) سنتیں

۱) سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔

۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴) پھر ناک رکھنا۔

۵) پھر پیشانی رکھنا۔

۶) سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔

۸) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔

۹) سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلی پڑھنا۔

۱۰) سجدہ سے اُٹھنے کی تکبیر کہنا۔

۱۱) سجدہ سے اُٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اُٹھانا۔

۱۲) دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۷) بلاوجہ کسی کو برا بھلا کہنا۔

بعض لوگوں کا کوئی کام نہیں ہوتا ہے سوائے دوسروں کو برا بھلا کہنے کے، یہاں وہاں بیٹھ کر برائیاں کرتے رہتے ہیں یاد رہے کہ بلاوجہ ہر چیز کو ڈنک مارنا بچھو کا کام ہے انسانوں کا نہیں۔

(۸) چغلی کرنا۔

یعنی اِدھر کی بات اُدھر لگا کر دو مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔ روایت میں ہے کہ مرنے کے بعد ایسے شخص کے آگ کی دو زبانیں لگائی جائیں گی۔

گناہ کے نقصانات

(۸۲) حدیث پاک میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے گناہوں کا انتقام لینا چاہتے ہیں تو بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۴ھ فروری 2023ء

(۵) الایمان بالیوم الاخر

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۱۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''حوض کوثر'' دیں گے جس سے آپ اپنی اُمت کو شربت پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا جو ایک مرتبہ پیئے گا تو پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔

عقیدہ:۱۱ اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر ایک پل قائم کریں گے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، تمام لوگوں کو اس پر چلنا ہوگا، جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے گذر کر جنت میں پہنچ جائیں گے، ایمان اور نیکیوں کے اعتبار سے گذرنے کی کیفیت الگ الگ ہوگی، اور جو بُرے ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ:۱۲ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے پیغمبر اور ولی اور فرشتے ایمان والوں کے حق میں سفارش کریں گے جس سے بعضوں کے درجے بلند ہوں گے اور بعضے بغیر حساب جنت میں جائیں گے اور بعضے دوزخ سے نکال کر جنت میں جائیں گے، اور بعضوں کیلئے عذاب ہلکا ہوجائے گا۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیف مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے
جس راہ کو ہم تجویز کریں اس راہ کو اثقل دیکھا ہے
جس راہ سے وہ لے جاتے ہیں اس راہ کو اسہل دیکھا ہے

(حضرت مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ)